سوال

(56) نفاس والی عورت کے چند احکام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر نفاس والی عورتیں چالیس دن سے پہلے پاک ہوجائیں تو کیا وہ نماز پڑھیں اور روزے رکھیں؟ اور اگر غسل کے بعد پھر حیض آجائے تو کیا وہ روزہ افطار کردے اور جب دوبارہ پاک ہو جائے تو کیا وہ نماز ادا کرے گی اور روزہ رکھے گی یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب نفاس والی عورتیں چالیس دن سے قبل پاک ہوجائیں تو ان پر غسل کرنا، نماز ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا واجب ہوجائے گا، نیز وہ خاوندوں کے لیے بھی حلال ہوجائیں گی۔ اگر چالیس دنوں کے اندر خون دوبارہ آنا شروع ہوجائے تو اس پر نماز اور روزہ چھوڑنا واجب ہوگا اور علماء کے صحیح ترین قول کی رو سے خاوند پر بھی حرام ہوجائے گی۔ ایسی عورت پاک ہونے یا چالیس دن کی مدت پوری کرنے تک نفاس والی عورت کا حکم رکھتی ہے۔ اگر وہ چالیس دن سے پہلے یا ان کے پورا ہوجانے پر پاک ہوجائے تو غسل کرکے نماز ادا کرے گی اور روزے رکھے گی۔ نیز خاوند کے لیے حلال ہوجائے گی، اور اگر چالیس دن کے بعد بھی خون جاری رہتا ہے تو ایسا خون فاسد ہوگا، اس کے لیے وہ نماز، روزہ نہیں چھوڑ سکتی، بلکہ اس پر نماز پڑھنا اور روزے رکھنا فرض ہوگا۔ وہ مستحاضہ عورت کی طرح خاوند پر حلال ہوگی۔ وہ استنجاء کرکے روئی وغیرہ جیسی کوئی چیز استعمال کرے جس سے خون کی مقدار کم ہو سکے وہ ہر نماز کے لیے وضو کرکے نماز پڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ عورت کو یہی حکم دیا تھا۔ ہاں اگر اسے حیض آجائے تو اس کے لیے وہ نماز، روزہ چھوڑ دے اور حیض سے پاک ہونے تک وہ خاوند کے لیے بھی حرام رہے گی۔ وباللہ التوفیق ۔ ۔ ۔ شیخ ابن باز۔ ۔ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

طہارت، صفحہ: 92

محدث فتویٰ